''اللہ پر کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ پورا عالم ایک شخص میں سمودے''

﴿ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم٥﴾ (الجمعة:٤) ''یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے، جسے چاہتا ہے اسے عنایت کرتا ہے، وہ بڑا فضل و کرم والا ہے''

حاجی خلیل الرحمٰن، مفتی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے، حافظ کریم بخش صاحب جب صاحب فراش ہوئے، اور یقین ہوا کہ اس مرض سے جانبر نہ ہوگا، تو آپ کی نگاہ فراست اپنے شاگرد خاص حاجی خلیل الرحمٰنؒ پر پڑی، چنانچہ وفات سے ایک ماہ قبل انہیں بلاکر اپنا جانشین منتخب کرلیا، اور ادارۂ دارالعلوم کے انتظامی بورڈ کو اپنے جانشین کی مکمل تائید و نصرت اور خلوص سے پیش آنے کی تلقین کرتے ہوئے دیگر ضروری وصیتیں بھی کیں۔

یہ تمام امور ایسے منظم طریقے سے سرانجام پائے، گویا کہ آپ کو پیشگی اطلاع دی جاچکی ہو کہ آپ کی وفات فلاں تاریخ کو ہوگی اور اس سے قبل ان اہم امور کو اس انداز سے نمٹانا ہوگا۔

محسن انسانیت ﷺ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے: (اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله) ,,تم مؤمن کی فراست سے ہوشیار رہو، کیونکہ وہ اللہ کی روشنی ور ہنمائی سے دیکھتے ہیں،، (ضعيف، رواه الترمذي) لیکن مندرجہ ذیل حدیث اس کے معنی کی تائید کرتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرةؓ اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لقد كان فيما قبلكم من الأمم محدثون فإن يك في أمتي أحد فإنه عمر" (بخاري مع الفتح ٥٢/٧، مسلم مع النووي ١٥/ ١٦٦)

آپ ٹھیک بیس برس دارالعلوم کی تدریس و نظامت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے قال اللہ وقال الرسول ﷺ کی صدائیں بلند کرتے رہے۔ اور تمام ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے بعد یکم ذی قعدہ 1377ھ بمطابق 21 مئی 1958 کی شب روح قفص عنصری سے پرواز کرکے عالم جاودانی کی طرف محو سفر ہوگئی۔ (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا، وہ حاجی خلیل الرحمٰن کے ذریعے پُر ہوا۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق 4 ذی القعدۃ کو دارالعلوم میں اکابرین جماعت کی ایک میٹنگ ہوئی، جس میں مرحوم ناظم کی گرانقدر خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دارالعلوم، انجمن اسلامیہ اور قوم کی ترقی اور آپ کی مغفرت و رفع درجات کیلئے دعائیں کی گئیں۔

اسی مجلس میں حسب وصیت جناب حاجی خلیل الرحمٰنؒ کی نظامت پر مکمل اتفاق کرلیا گیا، نیز علماء، عمائدین و معززین غواڑی نے نئے ناظم کے ساتھ مکمل تعاون و نصرت کی یقین دہانی کرائی۔ اس دن سے تاریخ دارالعلوم کا ایک باب مکمل اور دوسرے باب کا آغاز ہوا، جو کہ پیشروؤں کے عہد کی طرح نشیب و فراز سے خالی نہیں ہے۔ (جاری ہے)